کنز الایمان ترجمہ قرآن نہیں

الحمد اللہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

مولانا احمد رضا خان کی زندگی بھر کی جدوجہد یہ رہی کہ جہاں تک ہو سکے بڑے محدثین دہلی حضرت شاہ ولی اللہ کی اولا دو احفاد سے دینی اعتماد اٹھالیا جائے یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ اس وقت تک مسلمانوں میں اسی خاندان کے تراجم زیادہ رائج تھے ،مولانا احمد رضا خان نے ان تراجم کے بالمقابل ایک مختلف ترجمہ لانے کی سوچی اور کنز الایمان کے نام سے ایک نیا ترجمہ لکھا ۔۔۔ یہ ترجمہ ہے یا تفسیر ؟ یہ بات ابھی تک معلوم نہیں ہوسکی ۔ اسے دیکھیں تو یہ نہ ترجمہ ہے اور نہ تفسیر ،جب سے شائع ہو رہا ہے مولوی نعیم الدین کے تفسیری حاشیہ کے ساتھ یا مولوی احمد یار صاحب کے تفسیری حاشیہ کے ساتھ اس سے اتنا تو پتہ چلتا ہے کہ یہ تفسیر نہیں ورنہ اس پر تفسیری حواشی لکھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی ۔پھر جب ہم اسے ترجمہ کہتے ہیں تو اس میں ایسے الفاظ بھی ملتے ہیں جو عربی متن میں سرے سے ہے ہی نہیں ،سوا ئے ترجمہ کہنا بھی خاصہ مشکل ہے اس میں ترجمہ کی کوئی اور ادا نظر آتی ۔۔۔ نہ اردو الفاظ اصل عربی سے کچھ مناسب معلوم ہوتے ہیں ۔

بریلویوں نے اس مشکل سے تنگ آکر لفظی ترجمے اور با محاورہ ترجمے کے علاوہ ایک تیسری قسم نکالی ہے ۔۔ وہ کیا ہے؟ تفسیری ترجمہ ہم اسے بھی ترجمے کی ایک قسم سمجھ لیتے اگر اس پر تفسیری حواشی نہ ہوتے کہ یہ ترجمہ تفسیری ترجمہ قرار پائے اور تفسیروں سے بے نیاز کر دے ۔

مولونا احمد رضاخان نے قواعد ترجمہ سے گریز کیوں کیا؟

بریلوی علماء نے اپنے گرد جن عقائد ومسائل کی باڑ بنا رکھی ہے اور انھیں اپنے مسلک کی ضرورت بتلاتے ہیں ،قرآن پاک میں ان کا کہیں نام و نشان نہیں ملتا مولانا احمد رضا خان اس صورتحال سے بہت تنگ تھے ۔بخلاف اس کے کہ علماء دیوبند تو حید ورسالت کے باب میں جو کچھ کہتے وہ مضمون الفاظ قرآن میں صریح مل جاتا ۔بشریت انبیا ء،علم غیب کا خاصہ باری تعالی ہونا ،اللہ نے کسی مخلوق کو مختار کل نہیں بنایا ،صرف خدا کی ذات قدیم ہے باقی سب حادث ہیں ،شفاعۃ النبی باذن اللہ ہوگی کوئی مخلوق از خود شفاعت کا اختیار نہیں رکھتا واجب الوجود اور ممکن الوجود کے درمیان کوئی واسطہ نہیں وغیرہ وحذ مضامین بہت آسانی سے قرآن میں تلاش کئے جاسکتے ہیں ۔بریلوی علما ء قرآن کریم کے اس انداز وضاحت اور توحید کی اس نکھری شان سے بہت پریشان تھے ،مولانا احمد رضا خان نے ہمت کی اور ایک ایسا ترجمہ سامنے لے آئے جو الفاظ قرآن سے ہٹ کر ایک نئی راہ قائم کرتا تھا ۔یہی بریلویت ہے ۔

ترجمہ کی حقیت: ترجمہ کی ضرورت اصل زبان نہ جاننے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے ،ترجمہ ایسا ہونا چاہئے جو اصل الفاظ کے ساتھ چلے اور اصل الفاظ کی حدود میں ڈھلے ،ترجمہ پڑھنے والا جان جائے کہ قرآن کی عبارت کیا ہے اور اس میں کہی گئی بات کتنی اور کیا ہے ۔ہر لفظ کا ترجمہ

ترجمہ اس لفظ کے نیچے ہو تو یہ ترجمہ تحت اللفظ کہا جائے گا جیسا کہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کا ترجمہ ہے اور اگر اسے دوسری زبان میں ترتیب دینے کیلئے الفاظ میں تقدم وتاخیر کی جائے اور جملوں کے حروف ربط ساتھ شامل کر لئے جائیں تو یہ ترجمہ با محاورہ سمجھا جاتا ہے ۔حضرت شاہ عبد القادر محدث دہلوی کا ترجمہ با محاورہ ترجمہ قرآن ہے ۔ترجمہ تحت اللفظ ہو یا با محاورہ ان میں الفاظ کی پابندی اور ان کے حدود کی نگہداشت بہر حال ضروری ہے ورنہ ترجمہ ترجمہ نہیں رہتا ۔اپنی طرف سے کوئی لفظ ڈالنا ہو تو اسے بریکیٹ (۔۔۔) میں لکھتے ہیں تا کہ اسے کسی لفظ کا ترجمہ نہ سمجھا جائے ،وضاحت مقصود ہو تو اس کیلئے حاشیہ یا تفسیر ہوتی ہے ۔ترجمہ بہر حال ترجمہ ہی ہوتا ہے ترجمے کی حد یہ ہے کہ ہر دو زبانیں جاننے والا غیر مسلم بھی اسے دیکھے تو تسلیم کرے کہ مترجم نے اسے غیر اہل زبان کے سامنے لفظ بلفظ پیش کیا ہے اور یہ واقعی ترجمہ ہے اور اس میں کمی بیشی نہیں کی گئی ۔

مترجم کی ذمہ داری: ترجمہ قرآن کے بہانے قرآنی الفاظ میں الفاظ ملانا یوں سمجھئے دوسری زبان میں تحریف قرآن ہے ۔دوسری زبان کے لوگ جو اصل زبان کے الفاظ بھی کچھ پہچانتے ہوں آسانی سے جان سکتے ہیں کہ کہاں کہاں مترجم نے قرآن کے نام سے اپنے الفاظ داخل کئے ہیں ۔بریکیٹ کے خطوط (۔۔۔) یعنی کے تعبیری اور تفسیری جملوں سے تحریف نہیں ہوتی لیکن اپنے الفاظ ترجمہ قرآن کے نام سے پیش کرنا بڑی جسارت اور

دھویا نہیں جا سکتا۔ اسی طرح ایک دوسرے مقام پر دیکھئے سورہ بقرہ رکوع ۱۴ میں ہے: ولئن اتبعت اھوائھم بعد الذی جائک من العلم مالک من اللہ ومن ولی ولا نصیر ۔ اگر بالفرض تو تابعداری کرے ان کی خواہشوں کی بعد اس علم کے جو تجھ تک پہنچا تو تیرا کوئی نہیں اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا اور نہ مددگار (شیخ الہندؒ)۔ آنحضرت ﷺ کو یہ خطاب اگر اور بالفرض کے ساتھ ہے ورنہ ایسا ممکن نہیں کہ حضور ﷺ کبھی اس طرح کریں نہ کبھی اس کا سوال پیدا ہوا۔ اب مولانا احمد رضا خان کا گستاخانہ ترجمہ دیکھئے: اے سننے والے کے باشد اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا۔۔الخ براہ راست علم کس کے پاس آیا تھا؟ حضور ﷺ کے پاس ہی۔۔اب آپ ﷺ کو اس طرح مخاطب کرنا (اے سننے والے کے باشد) کس قدر گستاخانہ انداز ہے خانصاحب کے باشد کے عموم میں حضور ﷺ کا اپنے مقام سے گرا رہے ہیں کہ جو انسان ایسا کرے گو حضور ﷺ ہی کیوں نہ ہوں کے باشد اللہ کے ہاں اسے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔

غلط ترجمہ کرنے کی غرض کیا تھی؟

ہوسکتا ہے کہ بعض لوگ یہ سوچیں کہ مولانا احمد رضا خان کو اس طرح ترجمہ بگاڑنے سے کیا ملتا تھا؟ اس کے کئی جواب ہوسکتے ہیں۔

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے بیٹوں حضرت شاہ عبد القادر محدث دہلویؒ اور حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ کے ترجموں سے اعتماد اٹھانا اور دہلی کے اس پورے خاندان محدثین جو نقشبندی مشائخ بھی تھے عوام کی نظروں سے گرانا تا کہ عامۃ الناس اس خاندان کے ساتھ آزادی کی کسی تحریک میں شامل نہ ہوں۔

(۲) ترجمہ قرآن میں مختلف موقعوں پر ایسے الفاظ ڈال دینا جو آئندہ عوام میں شرکیہ عقائد کیلئے سیڑھی بن سکیں مثلا: واذکر عبادنا ابراھیم و اسحق و یعقوب اولی الایدی والابصار (سورہ ص ع۴) اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم کو اور اسحاق کو اور یعقوب کو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے (حضرت شاہ عبد القادرؒ) اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قدرت اور علم والوں کو (مولوی احمد رضا خان) دیکھئے قدرت کا لفظ جو عام طور پر خدا تعالیٰ کیلئے استعمال کیا جاتا ہے مولانا کس پھرتی سے اسے پیغمبروں کیلئے لے آئے ہیں۔ سلف کے ترجمے سے رخ موڑ کر احمد رضا خان نے اپنے عوام کو وہ سیڑھی مہیا کردی ہے کہ اب جب چاہیں کسی جگہ سے بھی شرک کی چھت پر چڑھ جائیں۔ حضرت ابراہیم حضرت اسحٰق حضرت یعقوب علیھم الصلوٰۃ والسلام کو کس پھرتی سے شان قدرت پر فائز کیا جارہا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کیلئے کفر پانے کا غلط دعوی: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فلما احس عیسی منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ (پ۳ سورہ آل عمران ع۵) اور جب معلوم کیا عیسیٰ نے بنی اسرائیل کا کفر بولا کون ہے کہ میری مدد کرے اللہ کی راہ میں (شاہ عبد القادرؒ) اور جب حضرت عیسیٰ نے ان کا انکار دیکھا تو آپ نے فرمایا کچھ ایسے آدمی بھی ہیں جو میرے مددگار ہوجائیں اللہ کے واسطے (حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ)۔ اب ذرا بریلوی حضرات کے مجدد اعظم صاحب کا مجتہدانہ ترجمہ بھی ملاحظہ فرمالیں: اور جب عیسیٰ نے ان سے کفر پایا بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف۔ استغفر اللہ العظیم حضرت عیسیٰؑ نے ایمان ہی ایمان پایا تھا وہ خدا کے پیغمبر تھے انہوں نے کفر ہرگز نہیں پایا پیغمبر کفر کو کیسے پا اور اپنا سکتا ہے۔ پیغمبر کسی کے کفر کو معلوم تو کرسکتا ہے اسے اس میں محسوس بھی کرسکتا ہے اور اس کے آثار بھی دیکھ سکتا ہے لیکن وہ خود کفر سے بالکل پاک اور ماوراء ہوتا ہے۔ سو حضرت عیسیٰؑ کے کفر پانے کا دعوی ہرگز لائق قبول نہیں ہوسکتا۔

اللہ بخش دے گا آپ ﷺ کی اگلی پچھلی خطائیں: مفتی احمد یار خان صاحب خلیفہ مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو خبر دے رکھی تھی کہ ان سے آخرت میں کیا معاملہ ہوگا اور یہ بھی بتلا دیا تھا کہ آپ ﷺ کے صحابہؓ کا انجام کیسے رہیگا؟ مفتی صاحب فرماتے ہیں لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر (تا کہ اللہ بخش دے آپ کیلئے اگلی پچھلی خطائیں) میں حضور ﷺ کے انجام کی خبر ہے اور و کلا وعدہ اللہ الحسنی (اور ہر ایک سے اچھائی کا وعدہ ہے) میں صحابہ کرام کے بہتر انجام کا وعدہ ہے۔ مفتی صاحب آیت ما ادری مایفعل بی ولا بکم (سورہ الاحقاف) کے تحت لکھتے ہیں: یہ مطلب نہیں کہ مجھے خبر ہی نہیں کہ تم سے اور مجھ سے کیا معاملہ ہوگا رب فرماتا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم اور صحابہ کیلئے فرماتا ہے وکلا وعد الحسنی حضور ﷺ کو سارے انسانوں کے انجام کی خبر ہے۔ (نور العرفان تحت الآیہ)۔ مفتی صاحب نے یہاں بھی صریح طور پر لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک کو حضور ﷺ سے متعلق کیا ہے اور وکلا وعد الحسنی کو امت سے متعلق بتلایا ہے۔ سو اگر مفتی صاحب نے مولانا احمد رضا خان کا ترجمہ (تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے) کو تسلیم نہیں کیا اور اسے حضور ﷺ کے انجام سے ہی متعلق بتلایا ہے تو بتلائیں اس میں مفتی احمد یار خان صاحب کی کیا غلطی ہے؟ غلطی اگر ہے تو مولانا احمد رضا خان صاحب کی ہے۔ ذنبک کے معنی "تمہارے پیرووں کے گناہ" عربی کے لحاظ سے کسی طرح درست نہیں۔ پھر ماتقدم سے پہلے گذرے انسان مراد لینا اور ما اور من میں (جو اصالۃ جانداروں کیلئے آتا ہے) میں فرق نہ کرنا اور بلا قاعدہ ایک نیا ترجمہ پیش کردینا کسی پڑھے لکھے آدمی کا کام نہیں ہوسکتا۔ ذنبک کے معنی تیری خطا کے بھی ہوسکتے تھے اس سے سب مغالطے بھی دور ہوجاتے کیا یہاں وہ تعبیر مراد نہیں ہوسکتی تھی جو مفتی صاحب نے حضرت ابراہیم کی دعا میں اختیار کی تھی آپکی یہ دعا قرآن کریم میں اس طرح ہے: والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین (سورۃ الشعراء ع۵) اور وہ ذات ہے جس کی مجھے آس لگی ہے کہ

☆ یہ کس کو معلوم نہیں کہ جب شیاطین لوگوں کو جادو سکھلاتے تو وہ حضرت سلیمانؑ کا زمانہ تھا قرآن کریم میں ہے ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر (بقرہ ع ۱۲) لیکن شیطانوں نے کفر کیا سکھلاتے تھے لوگوں کو جادو (شیخ الہندؒ) یعلمون یہاں ماضی کے معنی میں ہے اور کفروا ماضی کے بعد اس کو ذکر کیا گیا ہے اور یہی معنی جمہور نے کیا ہے کہ یہ بات حضرت سلیمانؑ کے زمانے کی ہے مگر خانصاحب کی ہمت لائق داد ہے کہ جمہور نے اختلاف کرنے کی خاطر اسے شیاطین سے حال بنا دیا کہ یہ حضورﷺ کے زمانے کا واقعہ ہے وہ اس وقت بھی لوگوں کو سحر سکھلاتے تھے خانصاحب کا ترجمہ ملاحظہ ہو: ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

☆ احرام کی حالت میں خشکی کا شکار کرنے کی اجازت نہیں اگر کسی سے جان بوجھ کر غلطی ہو جائے تو اس پر جزا لازم آئے گی جو برابر ہو اس جانور کے جسے اس نے ذبح یا قتل کیا برابری کا جانور یا برابری کی قیمت دونوں اس جزا میں دی جاسکتی ہیں قرآن کریم میں ہے: یا ایھا الذین امنوا لا تقتلوا الصید و انتم حرم و من قتلہ متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم (پ ۷ المائدہ ع ۱۳) اے ایمان والو! نہ مارو شکار جس وقت تم ہو احرام میں اور جو کوئی تم میں اس کو مارے جان کر تو اس پر بدلہ ہے مارے ہوئے (مویشی) کے برابر۔ امام شافعیؒ نے من النعم کو جزاء کی صفت سمجھتے ہوئے ای جزاء کائن من النعم اور امام ابوحنیفہؒ اسے ماقتل کی ضمیر سے حال مانتے ہیں سو حنفی مذہب کے مطابق ترجمہ یہ ہوگا: یعنی بدلا ہے اس مارے ہوئے کے برابر مویشی سے۔ (شیخ الہندؒ) حکیم الامت حضرت تھانویؒ اس کا ترجمہ کرتے ہیں اس پر پاداش واجب ہوگی جو کہ مساوی ہوگی اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کردیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ جزاء قیمت کے لحاظ سے بھی مقرر کی جاسکتی ہے اور قیمت دو ثقہ اور قابل اعتماد شخص لگائیں گے لیکن امام شافعیؒ کے ہاں اس جانور کے قتل کے پاداش میں اس برابری کا ہی جانور دیا جاسکے گا۔ اب خانصاحب کا ترجمہ دیکھئے کس واضح انداز میں حنفی مذہب کی کاٹ ہے: اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں سے جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی میں سے دے۔ دیکھا مولانا احمد رضا خان کنز الایمان میں کس طرح امام ابوحنیفہؒ کی مخالفت کر رہے ہیں۔

بریلویوں کا عذر لنگ:

بریلوی کہتے ہیں کہ پچھلے ترجموں میں وہ ادب نہیں تھا اس لئے امام احمد رضا خان نے نیا ترجمہ کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جو دوسرے مترجم حضورﷺ کے حق میں بتلاتے ہیں مولانا احمد رضا خان نے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے اسے عام قرار دیا ولئن اتبعت اھواء ھم من بعد ما جاء ک من العلم انک اذا لمن الظالمین (پ ۲ بقرہ ع ۱۷) اردو تراجم کے تقابلی مطالعہ میں ہے کہ مخاطب ہر سامع ہے نہ کہ نبیﷺ اور دلیل میں کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اس قدر زجر و توبیخ کے کلمات سے اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کرے۔ مگر یہاں تو مولانا احمد رضا خان اس خطاب کو عام قرار دے کر نکل گئے لیکن آگے جاکر مولانا کو یہ احساس بالکل نہ رہا کہ نبی معصوم جن کی نسبت سے قرآن کے صفحات بھرے ہیں جن کو طٰہٰ یٰسین مدثر جیسے القاب و ادب دئے گئے اس کیلئے یہ سخت کلمات کیسے آگئے وہاں خانصاحب کو یہ خیال نہ آیا مولانا احمد رضا خان بنی اسرائیل کے ترجمے میں کیوں بے نصیب رہے ولو لا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیأ قلیلا اذا لا ذقنک ضعف الحیوۃ و ضعف الممات ثم لا تجد لک علینا فصیرا (ع ۸) اور اگر ہم تمھیں ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دونی عمر اور دو چند موت کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے۔ اس میں کس دلیری سے خانصاحب نے مانا کہ حضورﷺ ان کی طرف تھوڑا سا جھکنے والے تھے کہ اللہ نے آپ کو سنبھال لیا اور پھر آگے کتنے سخت الفاظ تھے اللہ نے آپ کو اس جھکنے کی پکڑ بتلائی اگر ایسا ہوتا تو ہم آپ کو اس پر دونی عمر اور دو چند موت کا مزہ دیتے اور کوئی آپ کو بچانے والا نہ ہوتا۔ بریلوی جب اس آیت پر خانصاحب کا ترجمہ دیکھتے ہیں تو سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں سورہ بقرہ کی مذکور آیت پر خطاب کو عام کی تاویل میں کرنا بالکل بھول جاتے ہیں۔ مولوی نعیم الدین مرادآبادی بھی یہاں کچھ نہ لکھ سکے سوائے اس کے کہ دو چند موت کا مزہ کی بجائے یہ کردیا کہ دو چند موت کے عذاب کا مزہ ۔

مقام نبوت کی نفی

مولانا احمد رضا خان نے قرآن کریم کے ترجمہ نبی کے معنی غیب کی خبریں دینے والے کے کئے ہیں۔ غیب کی خبریں دینے والے کئی طرح سے ہیں اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو بھی غیب پر اطلاع دینے والے ہیں۔ اولیاء اللہ کا بھی غیب کی خبریں دی جاتی ہیں۔ کاہن اور عراف سفلی علوم کے واسطے غیبی امور کو جان لیتے ہیں اور اپنے دستوں کو ان کی خبر دیتے ہیں۔ علم نجوم اور علم جفر کے ماہر بعض امور کو قبل از وقت معلوم کرلیتے ہیں۔ اعلحضرت کے ملفوظات میں ایک غیب کی خبر رکھنے والے گدھے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ سو صرف غیب کی خبریں دینے سے نہیں کھلتا اس کیلئے ضروری ہے کہ پہلے نبوت کا اقرار کیا جائے اور پھر نبی کی خبروں کو تسلیم کیا جائے۔ مولانا احمد رضا خانے لفظ نبی کا عام ترجمہ کرکے حضورﷺ کے مقام نبوت سے کھلے بندوں انحراف کیا ہے۔ آگے بریکٹ نہ ہوتا تو شاید کفر لازم آجاتا۔ پہلے مترجمین نے کیا اچھا کیا نبی کے معنی نبی ہی کیا کرتے۔ اور حق یہ ہے کہ کوئی اور لفظ اس لفظ کا حق ادا ہی نہیں کرسکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسروں سے ملانے کی جسارت

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضورﷺ پر درود بھیجتے ہیں قرآن کریم میں اس کیلئے لفظ ''صلوۃ'' وارد ہوا ہے ﷺ کے الفاظ حضورﷺ کیلئے ہی استعمال ہوتے ہیں دوسرے مسلمانوں پر بالاستقلال صلوۃ و درود نہیں پڑھا جاتا خواص مومنین کیلئے قرآن کریم میں لفظ صلوۃ آیا تو مترجمین نے اس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ کنزالایمان کا تعاقب

مقدمہ

کافی عرصہ پہلے راقم الحروف نے ایک مضمون بنام ”کنز الایمان کا تعاقب“ کے نام سے لکھا تھا جس میں اس ترجمہ پر تنقیدی نظر ڈالی گئی تھی اور مولوی احمد رضا خان کی قرآن میں معنیٰ تحریفات اور علوم وقواعد عربیت سے کھلی بغاوت کوطشت ازبام کیا تھا۔فقیر نے اس چیز کی ضرورت اس لئے محسوس کی کہ بریلوی حضرات کے ہاں اس ترجمہ کے بارے میں انتہائی غلو پایا جاتا ہے بلکہ بے جانہ ہوگا اگر یوں کہا جائے کہ یہ لوگ اس ترجمہ کو خدائی ترجمہ قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو:

امام رازی اگر اسے دیکھ پاتے تو بے اختیار آفریں کہتے۔ابن عطاء اور جبائی کے سامنے یہ ترجمہ ہوتا تو شاید اعتزال سے توبہ کرلیتے ﴿ قارئین کرام غور فرمائیں کس کھلے الفاظ میں علماء ومحققین کی توہین کی گئی ہے وہ علماء جو ساری زندگی اس فتنے سے مناظرے کرتے رہے اس کے خلاف کام کرتے رہے گویا وہ اس پائے کی نہ تھیں کہ وہ راہ راست پر آجاتے۔۔ان میں معتزلیوں کا کوئی قصور نہ تھا۔۔اب مولوی احمد رضا خان نے ایسا ترجمہ کیا کہ دیکھتے تو مسلمان ہوجاتے حالانکہ ہم نے اپنے پچھلے مضمون میں جو حقائق پیش کئے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر یہ دونوں اس کو دیکھ لیتے تو اپنے فاسد عقائد کی سند بنا لیتے۔۔از ناقل ﴾ خامہ تصوف سے جس طرح اعلحضرت نے آیات کے بطن کو ترجمہ میں ڈھالا ہے غزالی ہوتے تو اسے دیکھ کر وجد کرتے ابن عربی شاد کام ہوتے ،سہروردی دعائیں دیتے ترجمہ کے ضمن میں فقہی نگینے لائے ہیں کہ اگر امام اعظم پر پیش کئے جاتے تو یقیناً مرحبا کہتے ﴿ یہ ہم آگے چل کر ثابت کریں گے کہ اس ترجمہ سے تو لوگوں کو حنفیت سے ہی نکال دیا گیا ہے۔۔از ناقل ﴾ اگر سید طحطاوی کے سامنے یہ فقہی آبگینے ہوتے تو اعلحضرت سے تلمذ کی آرزو کرتے ﴿لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔۔از ناقل ﴾۔۔۔اگر قرآن اردو میں اترا ہوتا تو یہ عبارت اس کے قریب تر ہوتی۔۔یہ نہ کسی ترجمے کا ترجمہ ہے اور نہ ترجموں کی ترجمانی یہ تو براہ راست قرآن سے قرآن کا ترجمہ ہے۔﴿ محاسن کنز الایمان ص۹،۱۰طبع لاہور سوم ﴾۔

الحمد اللہ کہ فقیر نے اپنے مضمون میں کنز الایمان کی اصل حقیقت آپ سب کے سامنے واضح کردی ہے اور یہ ثابت کردیا کہ بریلویوں کا کنز الایمان کے بارے میں یہ دعوے محض ڈھکوسلے اور ہوائی قلعے ہیں۔

کچھ عرصہ پہلے چند ساتھیوں نے اس مضمون کو بریلوی حضرات کے گروپس میں انٹرنیٹ پر کافی پھیلایا جس سے جہاں اہلحق کے دلوں کو تسکین ملی وہاں بریلوی اہل بدعت حضرات کے دل جل کر کوئلہ بن گئے جو ایک فطرتی ردعمل ہے اول تو بریلوی حضرات نے اپنی پرانی عادت کے مطابق بریلویانہ تہذیب کا خوب خوب مظاہرہ کیا اور میری معلومات کے مطابق بعض ساتھیوں کو گالیاں تک دی گئی ہیں۔۔لیکن جب بریلوی صاحبان نے دیکھا کہ اس سب کے باوجود اس ذلت ورسوائی پر ہرگز پردہ نہیں ڈالا جا سکتا جو اس مضمون سے ہوئی ہے تو انھوں نے جواب لکھنے کا اعلان کیا اور آخر خدا خدا کرکے ان کا یہ جواب آگیا۔۔مجھے کافی خوشی ہوئی کہ چلیں کہ پہلی بار کسی بریلوی نے فقیر کے کسی مضمون پر تنقیدی نگاہ ڈالی مگر اس وقت حیرت کی انتہاء نہ رہی جب دیکھا کہ یہ میرے آرٹیکل کا جواب نہیں بلکہ اسی صفحات پر مشتمل ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کا ایک مضمون ہے جو انھوں نے تراجم کے تقابلی جائزوں پر لکھا جس میں

قریبا پچاس سے زائد صفحات تو انھوں نے کتاب کی تعریف میں اور دیگر باتوں میں سیاہ کردئے ۔۔پھر بے شرمی یہ ہے کہ جن حضرات نے اس مضمون کو بھیجا ہے وہ ہمارے ساتھیوں سے بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس کا جواب دو جواب دو۔۔حالانکہ ان کا یہ مطالبہ سراسر جاہلانہ ہے اس لئے کہ اول تو انٹرنیٹ پر کوئی بھی عالم و مفتی نہیں آتا سب ہی اٹھارہ انیس سال کے بچے ہوتے ہیں جو محض اللہ کی رضا کیلئے دین کا کام کر رہے ہیں اگر بریلوی حضرات کو اس کا جواب چاہئے تھا تو اس کتاب کو کسی عالم کے پاس بھیجتے اور پھر اپنا انجام دیکھتے۔۔بریلوی حضرات خود ہی بتائیں اگر کل کو میں کسی بریلوی ملاں کے پاس دس بارہ کتابیں بھیج دوں اور شور مچاوں کے جواب لکھو جواب لکھو۔تو بتائے کیا اخلاقی طور پر میرا یہ مطالبہ درست ہے؟ اور کیا وہ جواب لکھنے کے پابند ہیں۔۔؟؟؟؟پھر بے شرمی تو یہ کہ خود میرے آرٹیکل کے ایک لفظ کا جواب بھی ابھی تک نہیں دیا اور ہم سے جواب کا مطالبہ حالانکہ اصول مناظرہ کے تحت بریلوی حضرات اس موقع پر مجیب ہیں اور ہم سائل جواب ان پر لازم ہے۔اگر بریلوی حضرات کے نزدیک کتابیں بھیجنا ہی فتح اور شکست ہے تو اس طرح کی دس بارہ کتابیں ہمارے پاس بھی ہیں کیا بریلوی حضرات ان کے جوابات دینا پسند کریں گے۔۔۔؟؟؟؟چلیں اس وقت صرف ایک کتاب "تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین" بھیج رہاہوں کو آپ اوپر میل میں دئے گئے لنک سے ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔۔اس کا جواب ہر صورت میں بریلوی حضرات نے دینا ہے ورنہ یہ ان کی شکست اور عاجزی کا شرمناک ثبوت ہوگا۔

قارئین کرام یہ بات یاد رکھیں کہ بریلوی حضرات نے ہمارے آرٹیکل کا کوئی جواب نہیں دیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہم نے اپنے پچھلے مضمون میں احمد رضا خان اور شیخ الہندؒ کے تراجم کا تقابلی جائزہ پیش کیا تھا جسے پڑھ کر ہر کوئی اندازہ لگا سکتا ہے کہ کنز الایمان سراسر اسلام کے خلاف سازش ہے اور اسی وجہ سے اس ترجمہ پر سعودی عرب حکومت اور ایران حکومت نے پابندی لگائی ہوئی ہے جب کہ اس کے مقابلے میں شیخ الہندؒ کا ترجمہ ایک زمانہ تک سعودی عرب پاکستانی حاجیوں کا فراہم کرتا رہا میرے پاس اس وقت دو نسخیں ہیں جن میں سے ایک نسخہ سعودی عرب حکومت کا شائع کردہ ہے۔

لہذا بریلوی حضرات کتنا ہی ہاتھ پاوں مارلیں کنز الایمان کی اس ایمان سوز دلدل سے وہ ہرگز نہیں نکل سکتے۔اصولی طور پر تو اس کتاب کا جواب دینا ہم پر لازم نہیں لیکن کسی کوتاہ فہم کو کوئی مغالطہ نہ ہو اس لئے کچھ خاص امور جو اس رسالے میں ذکر کئے گئے ہیں فقیر ان کا جواب دیتا ہے۔یہ بات یاد رکھیں کہ فقیر نہ کوئی عالم ہے نہ مفتی اس لئے اہل علم کی رائے کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ساجد خان

کنز الایمان کی مزید موشگافیاں

قارئین کرام کنز الایمان کی اغلاط پر ہم تفصیل سے اپنے پچھلے مضمون میں کلام کر چکے ہیں لیکن چونکہ اس رسالہ میں کنز الایمان کا ایک تقابلی جائز پیش کیا گیا لہٰذا ہم نے سوچا کہ اس ترجمہ کی مزید حقیقت آپ پر آشکارا کردی جائے سوملاحظہ ہو:

☆ مولوی احمد رضاخان نے بسم اللہ میں رحیم کا ترجمہ رحمت والا کیا ہے جوسراسر غلط ہے اس لئے کہ یہ صیغہ مبالغہ کا ہے جو رحمت والا کے لفظ سے ہرگز حاصل نہیں اور پھر خود قرآن میں رحمت کیلئے رحمۃ کا لفظ موجود ہے لہٰذا اس جگہ یہ ترجمہ کرنا قرآن کی بلاغت کے خلاف ہے شیخ الہندؒ کا ترجمہ ہے کہ بے حد مہربان نہایت رحم والا۔۔۔ آپ خود ہی اندازہ لگالیں کہ کس کا ترجمہ زیادہ فصیح ہے۔

☆ مفسرین فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ میں آیت غیر المغضوب علیهم ولا الضالین میں غیر ماقبل علیہم کی ھم ضمیر سے بدل واقع ہورہا ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا "راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے فضل کیا جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے (شیخ الہندؒ)۔ اس کے مقابلے میں مولوی احمد رضاخان غیر کو استثناء کے معنی میں لیتے ہیں اور ترجمہ کرتے ہیں کہ رستہ ان کا جس پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

☆ و مما رزقنهم ینفقون (بقرہ ۳) کا ترجمہ خان صاحب کرتے ہیں کہ اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ یہاں ینفقون کا ترجمہ "اٹھائیں" کرنا خان صاحب کا تجدیدی کارنامہ ہے ینفقون کی نسبت جب مال کی طرف ہو تو اس کا معنی خرچ کرنا آتا ہے لیکن خان صاحب یہاں لوگوں کو خرچ کرنے کے بجائے اٹھانے کا مشورہ دے رہے ہیں تاکہ سارا مال خرچ ہونے کے بجائے بریلوی پہنچ جائے کیا بریلوی حضرات جب گیارہیں شریف کا چندہ کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ اس راہ میں دس دس۔۔ سو۔۔ سو روپے اٹھائیں۔۔؟؟ جب کہ شیخ الہندؒ کا ترجمہ ملاحظہ ہو: اور جو روزی ہم نے روزی دی ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔ کیسا شائستہ ترجمہ ہے۔

☆ والذین یومنون بما انزل الیک و ما انزل من قبلک و بالاخرۃ ھم یوقنون (بقرہ) کا ترجمہ کرتے ہیں کہ اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔ یہاں اگر دیگر غلطیوں کو چھوڑ دیا جائے تب بھی یہاں خان صاحب نے "اے محبوب" کا اضافہ کیا اب نہ معلوم یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے تفسیر ہے یا ترجمہ اور ھم جمع ضمیر کا ترجمہ بالکل جمعرات کا چندہ سمجھ کر ہڑپ کر گئے۔

☆ یخدعون اللہ والذین امنوا (بقرہ) کا ترجمہ کرتے ہیں کہ "فریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو۔ یہاں مستقبل کا ترجمہ کیا ہے کہ فریب ابھی دیا نہیں دیں گے اور صحابہ کرامؓ جلد منافقین کا شکار ہو جائیں گے اب ذرا شیخ الہندؒ کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمالیں: دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور ایمان والوں سے۔

☆ صم بکم عمی فھم لا یرجعون (بقرہ) اس کا ترجمہ خان صاحب یوں کرتے ہیں کہ: بہرے گونگے اندھے تو پھر وہ آنے والے نہیں۔ صم بکم عمی کے بارے میں مفسرین لکھتے ہیں کہ یکے بعد دیگرے خبر ہیں مبتدا محذوف ہے لیکن مولوی صاحب کے ترجمہ سے خبر ہونا تو درکنار جملہ ہونا بھی معلوم نہیں ہوتا اور آگے لا یرجعون فعل مضارع منفی کا صیغہ ہے اور خان صاحب نے اس کا ترجمہ اسم فاعل کا کیا ہے۔ اب ذرا شیخ الہندؒ کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمالیں "بہرے ہیں، گونگے ہیں اندھے ہیں سو وہ نہیں لوٹیں گے۔ اس ترجمہ میں تمام قواعد کی مکمل پاسداری ہے۔

کنز الایمان میں فقہی موشگافیاں

چونکہ اس ترجمہ کے متعلق بریلویوں کا دعوی ہے اگر اسے امام اعظمؒ دیکھ لیتے تو مرحبا کہتے اور امام طحاویؒ ان کے شاگرد بن جاتے اس لئے مناسب

معلوم ہوا کہ اس پر بھی کچھ عرض کردوں اس کا ایک حوالہ تو میں نے اپنے ماقبل مضمون میں دیا ہے اب ذرا دوسرا حوالہ بھی ملاحظہ فرمالیں:

جس شخص نے حج اور عمرہ دونوں ادا کئے قران کی صورت مین یا تمتع کی صورت میں اس کے ذمہ قربانی واجب ہے ۔دم قران یا دم تمتع اور اگر کوئی ایسا غریب ہو کہ قربانی نہ دے سکے تو اس کے ذمہ دس روزے ہیں تین ایام حج میں اور سات جب وہ حج سے فارغ ہو جائے وہ واپس لوٹے جہاں چاہے یہ روزے رکھ لے سفر میں رکھ لے یا کسی اور جگہ ہر طرح سے گنجائش ہے ضروری نہیں کہ گھر جا کر ہی رکھے

فمن لم یجد فصیام ثلثه ایام فی الحج و سبعة اذا رجعتم تلک عشرة کاملة ۔۔خان صاحب اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ: پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے ۔اپنے گھر پلٹنے کی قید خان صاحب نے اپنی طرف سے لگائی ہے فقہ حنفی میں اصل مسئلہ اس طرح ہے و ان صامها بمکة بعد فراغه من الحج جاز وقال الشافعی لا یجوز لانه معلق بالرجوع ولنا ان معناه رجعتم عن الحج لما فرغتم ۔﴿ھدایہ کتاب الحج﴾۔

ان تمام صریح اور فحش غلطیوں کے باوجود یہ کہنا کہ "آپ (یعنی مولوی احمد رضا خان) کا ترجمہ ہر قسم کی اغلاط اور لغزشوں سے پاک ہے ﴿اردو تراجم قرآن کا تقابلی جائزہ ص۸۰﴾ ۔سراسر جھوٹ اور کذب بیانی ہے اور اس زمانے کا سب سے بڑا دھوکہ ہے۔

ھمارا تبصرہ

قارئین کرام اس کتاب کے صفحہ 53 پر یہ بات درج ہے کہ احمد رضا خان کے ترجمہ کا تاریخی نام ''کنز الایمان'' رکھا گیا ہے جو سراسر غلط ہے جس کی وضاحت ہم اپنے مضمون میں کر چکے ہیں اور اب یہاں دوبارہ پیش کرتے ہیں غور سے پڑھئے:

موسوم باسم تاریخی کنز الایمان ترجمۃ القرآن (۱۳۳۰ھ)

مولوی احمد رضا خان نے ۱۳۳۰ھ میں قرآن کا ترجمہ کیا اور اس کا تاریخی نام کنز الایمان ترجمۃ القرآن رکھا ترجمۃ القرآن کو اگر اضافت کے ساتھ نہ لکھیں صرف ترجمہ کہیں تو آخری حرف بوجہ وقف ھا کے پڑھا جائے گا لیکن ہے حقیقت میں تا جو اضافت کے ساتھ نمایاں ہو جاتا ہے مولوی احمد رضا خان نے اسے اضافت کی حالت میں بھی ہاہی سے پڑھا اور یہ ایک بڑی غلطی تھی کوئی عربی دان نہ کہے گا کہ آخر میں ہا ہے تا نہیں ۔قارئین کرام ترجمہ کو تا سے پڑھا جائے اور یہی صحیح ہے تو کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کے اعداد کا مجموعہ ۱۷۲۵ بنتا ہے ظاہر ہے کہ یہ سن نہ ابھی آیا ہے اور نہ کا نصاحب نے اس میں یہ ترجمہ لکھا ہے اور اگر ترجمہ کو ہا سے پڑھا جائے تو پھر مجموعہ اعداد بے شک ۱۳۳۰ بنتا ہے ۔تا کے عدد ۴۰۰ ہیں اور ہائے ہوز کے عدد ۵ ہیں، ۱۷۲۵ سے ۴۰۰ نکالیں تو ۱۳۲۵ رہ جائے گا اس میں ہا کے ۵ عدد جمع کر لیں تو مولوی احمد رضا خان کے اس ترجمہ کا تاریخی عدد نکل آئے گا ۔لیکن یہ کہاں تک درست ہے اس کا فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

کتاب کے صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہیں کہ چونکہ مولانا عاشق الٰہی صاحب کسی معروف مدرسہ کے فارغ نہ تھے اس لئے ان کے اندر یہ صلاحیت نہ تھی کہ وہ ترجمہ کرتے (ملخصا) ہم اس وقت مولانا صاحب کی علمی قابلیت پر بحث نہیں کریں گے ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر اس اصول پر کسی کو طعن و تشنیع کرنی ہے تو سب سے پہلے مولوی احمد رضا خان کو پکڑیے۔۔۔خان صاحب کے تمام سوانح نگاروں نے لکھا ہے:

مندرجہ ذیل ۲۱ علوم اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان سے حاصل کیے

علم قرآن، علم حدیث، اصول حدیث، فقہ جملہ مذاہب، اصول فقہ، جدل وتفسیر عقائد، کلام، نحو، صرف، معانی، بیان، بدیع، منطق، مناظرہ، فلسفہ، تکسیر، ہیاۃ، حساب، ہندسہ۔ ﴿ملفوظات ص ا﴾

غور فرمائیں کیا اتنے اہم اور دقیق علوم کسی ایک شخص نے حاصل کرنا ممکن ہے۔۔اور شخص بھی وہ ہے کہ جس کا خود پتہ نہ ہو کہ کہاں سے فارغ ہے کیا پڑھا ہے کس سے پڑھا ہے۔۔؟؟؟؟؟ خود اسی ملفوظات میں لکھا ہے:

فاضل بریلوی اپنے والد ماجد کے ہمراہ شاہ ال رسول مارہروی کی خدمت میں حاضر ہو کر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ ﴿ایضا ص ۲﴾

غور فرمائیں دونوں باپ بیٹا ایک ہی دن کسی پیر کے ہاتھ بیعت ہو کر اپنی اصلاح باطنی کی طرف متوجہ ہوئے حالانکہ خود بریلوی حضرات کا عقیدہ ہے کہ جس کا کوئی پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہے کوئی بریلوی ہمیں بتلائے گا کہ احمد رضا خان صاحب کے والد اتنے عرصے تک کس شیطان کے مرید رہے۔۔؟؟۔

کتاب کے صفحہ ۲۸ پر الاتقان کے حوالہ سے مفسر کیلئے کچھ شرائط کا حوالہ دیا گیا ہے جو بالکل حق ہے اور فقیر کے پاس جو الاتقان ہے اس کی جلد دوم ص ۲۵۹ سے ۲۶۱ مصری میں یہ باتیں تفصیل سے موجود ہیں۔۔لیکن ان شرائط کے ہوتے ہوئے مولوی احمد رضا خان کسی بھی طور پر ترجمہ کرنے کے اہل نہ تھے میں یہاں تفصیل کے بجائے صرف دو حوالے دوں گا:

خان صاحب کو قرآن بھی یاد نہ تھا

اصل قرآنی آیت

قال امنت انه لا اله الا الذی امنت به بنو اسرائیل وانا من المسلمین ﴿سورہ یونس آیت 90 پارہ 11﴾

تحریف شدہ آیت

امنت بالذی امنت به بنو اسرائیل

میں ایمان لایا اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے

﴿ملفوظات ص 296 حصہ سوم فرید بک سٹال لاہور﴾

افسوس صد افسوس کے اعلحضرت یہاں کمال ہوشیاری سے انه لا اله الا کو ہضم کر گئے کیا صرف اس لئے کہ اس آیت سے اللہ تعالی کی وحدانیت ٹپک رہی تھی اور اعلحضرت اب شرک کی وادیوں میں اس قدر مستغرق ہو چکے تھے کہ انہیں اللہ کی توحید پر مشتمل قرآنی آیات سے بھی نفرت ہو چکی تھی۔۔؟؟

اصل قرآنی آیت

کتب الله لاغلبن انا و رسلی ان الله قوی عزیز ﴿سورۃ المجادلة آیت 21 پارہ 28﴾

تحریف شدہ آیت

ختم الله لاغلبن انا و رسلی ﴿ملفوظات ص 361 حصہ چہارم﴾

افسوس کے اعلحضرت کو ختم اور کتب کا فرق سمجھ میں نہ آیا کاش امام ومجدد بننے سے پہلے اگر ایک سال کسی عربی مدرسہ میں لگا کر وہاں بلاغت اور علوم القرآن کا پرچہ دے دیتے تو آج یہ رسوائی دیکھنا نہ پڑتی۔۔خود سوچیں جس شخص کو یہ تک معلوم نہ ہو کہ قرآنی انداز بیان کے مطابق ختم کا مادہ اور کتب کا مادہ کہاں استعمال ہوتا ہے اس شخص کو جب تیرہ سال کی عمر میں دارالافتاء سپرد کر دیا گیا ہو تو اس نے کیا کیا گل کھلائے ہونگے۔

ہم نے یہاں بطور مثال صرف دو مثالیں ذکر کردی ہیں اس پر فقیر کا تفصیلی مضمون حق فورم پر موجود ہے غور فرمائیں جس شخص کو قرآن کی آیتیں تک یاد نہ ہو کیا وہ اس قابل ہے کہ اسے مترجم قرار دے دیا جائے

خان صاحب کو وضو کے مسائل کو پتہ نہ تھا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کو غسل کی حاجت ہے اگر وہ غسل کرتا ہے تو فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے تو ایسی حالت میں کیا کرے

جواب: تیمم کرکے نماز پڑھ لے اور غسل کرکے پھر اعادہ کرے ﴿احکام شریعت ص ۱۸۹ مسئلہ ۲۸ حصہ دوم﴾

یہ خان صاحب کی سراسر جہالت ہے فقہ حنفی کی کسی کتاب میں یہ تصریح نہیں کہ اس موقع پر تیمم کرکے نماز پڑھے بلکہ وہ شخص غسل کرکے پھر قضاء پڑھے گا۔۔مطالبہ پر انشاء اللہ ایک نہیں دس کتابوں کے حوالے پیش کردیے جائیں گے۔

اس کے علاوہ علم معانی علم بغاوت صرف ونحو سے جہالت کے ثبوت دیکھنے کیلئے آپ ہمارا سابقہ مضمون کنز الایمان کے حوالے سے دیکھ سکتے ہیں جس سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ اس میدان میں خان صاحب نے کیا کیا گل کھلائیں ہیں۔

کتاب کے صفحہ ۳۵ پر جو الزام فتح محمد جالندھری صاحبؒ پر لگایا گیا ہے کہ انھوں نے ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ چوری کیا ہے اس پر کوئی حوالہ نہیں دیا جو ان کے جھوٹے ہونے کیلئے کافی ہے اس لئے کہ الدلیل علی المدعی۔۔اس لئے وہ اس کا کوئی حوالہ دیں تاکہ دیکھا جاسکے۔اگر محض دعووں سے کام چلانا ہے تو وہ تو ہر کوئی کہہ سکتا ہے البتہ اگر آپ ہم سے مطالبہ کریں تو اس طرح کے کرتوت آپ کے علماء کی کتابوں میں دکھانے کیلئے تیار ہیں۔

صفحہ ۴۴ پر مولوی احمد رضا خان کیلئے ایک ہزار کتابیں لکھنے کا دعوی کیا گیا ہے لیکن بریلوی حضرات آج تک اس کا ثبوت نہ دے سکے۔۔بلکہ اس وقت جو کتابیں احمد رضا خان صاحب کی چھپ چکی ہیں وہ بھی پورے طور پر دستیاب نہیں ہے۔غرض آخر بریلوی حضرات ان ایک ہزار کتابوں کو کب شائع کریں گے جن کے دعوے وہ سو سال سے کررہے ہیں۔۔تاکہ ہم بھی دیکھیں۔۔لیکن دوسری طرف ذرا حقیقت بھی دیکھ لیں۔۔اس وقت انٹرنیٹ پر مولوی احمد رضا خان کی کتابوں کی سب سے بڑی ویب سائٹ اعلحضرت نیٹ ورک ہے۔۔اس سائٹ میں خان صاحب کی ڈھائی سو کتب دی گئی ہیں اب نہ معلوم یہ تعداد صحیح ہے یا نہیں اس لئے کہ ہمیں کبھی گننے کا موقع نہیں ملا۔۔لیکن بریلوی حضرات کی کمال بددیانتی تو ملاحظہ ہو کہ ان کتابوں میں سے ۹۵% فیصد کتابیں فتاوی رضویہ کے اندر موجود ہیں اور انھوں نے محض تعداد بڑھانے کیلئے اور خان صاحب کو کثیر التعداد مصنف ثابت کرنے کیلئے ان رسالوں کو فتاوی رضویہ سے نکال کر الگ شائع کردیا۔۔جو سرار دھوکہ ہے۔۔پھر ان میں سے قریبا تمام کتابیں پچاس سے سو صفحات پر مشتمل ہے (اکثری) لہذا ان کو کتابیں کہنے کے بجائے رسالے کہا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔۔پھر ان رسائل میں کوئی موضوع تحقیقی اور علمی نہیں خان صاحب کی تمام کتب مخالفین پر کفر کے گولے برسانے۔۔گالیاں دینے اور اختلافی امور پر اپنے مسلک کی ترجمانی پر مشتمل ہے۔۔آپ کو ان کی اکثر رسائل ان موضوعات پر ملیں گی۔۔بریلویوں کے سوا ساری دنیا کافر ہے۔۔۔انگوٹھے چومنا سنت ہے۔۔حضورﷺ عالم الغیب ہیں۔۔بشر نہ تھے۔۔صلوۃ سلام پڑھو۔۔مشکل کشا۔۔وغیرہ وغیرہ غور کریں کوئی ایک عنوان ایسا ہے جسے علمی کہا جائے اور جس سے امت مسلمہ کو افادہ عام حاصل ہو ان کتابوں سے سوائے نفرت ،لڑائی جھگڑے اور انتشار کے سوا آج تک امت مسلمہ کو کچھ حاصل نہ ہوسکا۔

صفحہ نمبر ۵۲ پر کنز الایمان کا ترجمہ لکھنے کی وجہ بھی بتائی ہے لیکن فقیر اس سے پہلے اپنے مضمون میں اس ترجمہ لکھنے کی وجہ بتا چکا ہے جس کا کوئی جواب نہیں ملا۔

کے خلاف ہے۔

الحمد اللہ یہاں تک حکیم الامتؒ کے ترجمہ پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دے دیا گیا ہے۔۔اور بریلوی صاحبان پر ہمارے اعتراض اسی طرح قائم ہیں اور ان سے سبکدوش ہونا ان پر فرض ہے۔

شیخ الہندؒ کے ترجمہ پر اعتراض

اس میں انھوں نے وہی **لیغفرلک ما تقدم** ۔۔الخ پر اعتراض کیا ہے حالانکہ الحمد اللہ اس کا جواب ماقبل کے آرٹیکل میں ہم تفصیل سے دے چکے ہیں معلوم ہوا کہ بریلوی حضرات نے ہمارا مضمون پڑھا ہی نہیں اگر ان کے نزدیک کچھ انصاف کا مادہ ہے تو اس کا جواب دیں جو تفصیل ہم نے اس آیت کی ذیل میں لکھی ہے پھر خود ہم نے مفتی احمد یار گجراتی کی تفسیر سے اپنے موقف کو ثابت کیا ہے کہ یہاں مراد حضور ﷺ ہی ہیں پس مفتی صاحب کے بارے میں کیا فتوی ہے۔۔۔؟؟؟۔

جبکہ اس کے مقابلے میں کئی آیتوں کا ترجمہ شیخ الہندؒ اور احمد رضا خان کا بطور تقابل پیش کیا اس کا کوئی جواب نہیں دیا اور جس کا جواب ہم نے پہلے ہی دے دیا اس کو دوبارہ اعتراض بنا کر بھیج دیا۔۔

بسم اللہ پر اعتراض

کتاب کے صفحہ نمبر ۵۷ پر اعتراض ہے کہ یہاں مترجمین نے شروع کا ترجمہ کیا ہے حالانکہ اضافت کے قاعدے کے تحت یہاں لفظ اللہ پہلے آنا چاہئے تھا لیکن یہ معترض صاحب کی جہالت کا بدترین شاہکار ہے اس لئے کہ کم سے کم اعتراض کرنے سے پہلے وہ اعراب القرآن کی پہلی جلد ہی اٹھا کر دیکھ لیتے تو انھیں اصل حقیقت سمجھ آجاتی اور نہیں تو کسی دیوبندی مدرسہ میں آکر کسی طالب علم سے شرح مائۃ عامل ہی پڑھ لیں۔۔یہاں اس جملہ میں "اشرع"، اقراء، "او ابتدیء" فعل مضارع معلوم محذوف ہے اور جا مجرور مل کر اس کے متعلق ہے ای اشرع باسم اللہ۔۔الخ یعنی میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور لفظ اللہ جو مضاف الیہ ہے اس کو بالکل ٹھیک اشرع کے ترجمہ کے بعد ہی ذکر کیا ہے معترض ذرا اپنے اعلحضرت کی فکر کریں **مالک یوم الدین** کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ روز جزاء کا مالک حالانکہ معترض کے اصول کے مطابق یہاں دین مضاف الیہ ہے اور یوم مضاف الیہ مضاف، دین یعنی جزاء کا ترجمہ پہلے آنا چاہئے تھا اور یوم کا اس کے بعد۔۔مگر خانصاحب نے اس کا الٹ کیا اب خان صاحب پر کیا فتوی ہے۔۔؟؟؟

شرم۔۔۔شرم۔۔۔شرم

بریلویوں کا حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ پر جہالت کا فتوی (نعوذ باللہ)

اس سالے کے صفحہ نمبر ۷۸ اور ۷۹ پر ہے کہ سورہ بلد کی آیت نمبر ۱۰ **وھدینا ہ النجدین** کا ترجمہ خیر و شر کرنا جو حکیم الامتؒ اور شیخ الہندؒ نے کیا ہے بالکل غلط ہے اور یہ نجد کے معنی سے جہالت کی بنیاد پر کیا ہے جبکہ اس سے مراد ابھرا ہوا یعنی ماں کے پستان ہیں۔

﴿جواب﴾: معترض کا یہ اعتراض سراسر جہالت پر مبنی ہے مجھے تو حیرت ہے کہ انھیں اس مقالے پر ڈگری کیسے مل گئی۔۔؟؟ حکیم الامتؒ نے جو معنی کئے ہیں وہ بالکل درست ہے ہم ابھی ثابت کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ جن کو قرآن فہمی کی دعا خود حضور ﷺ نے دی وہ فرماتے ہیں کہ **و ھدینـاہ النجدین قال الخیر و الشر** (تفسیر ابن کثیر ج۸ ص۴۰۴) اس مراد خیر اور شر ہے۔ **کذا روی عن علی و ابن عباس و مجاھد و عکرمۃ** (ایضا) اور اسی طرح روایت ہے حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ اور مجاہدؒ اور عکرمہؒ سے۔۔۔جناب فتوی لگائے کیا ابن مسعود حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ جیسے صحابہ

کرام اور حضرت مجاہدؒ اور حضرت عکرمہؒ جیسے تابعین کرام آپ کے نزدیک ''نجد'' کا معنی نہ جانتے تھے اور کیا وہ اس سے جاہل تھے (العیاذ باللہ) کچھ تو سوچ سمجھ کر بات کیا کریں۔۔اب ذرا دل تھام کر رکھئے کیوں کہ یہی معنی ہم حضورﷺ کی حدیث سے ثابت کرنے چلیں ہیں۔۔

قال ابن جریر ..قال ذکر لنا ان لانبی ﷺ کا ن یقول ایھا الناس **النجدان نجد الخیر و نجد الشر**

(تفسیر ابن کثیر ص ۴۰۵ ج ۸) دو گھاٹیوں سے مراد خیر اور شر کی گھاٹی ہے۔۔

بتائے جناب کیا فتوی ہے آپ کا۔۔میرے خیال میں اب تک کیلئے اتنا کافی ہے آپ تھوڑی ہمت فرمائیں انشاء اللہ یہی معنی ہم قرآن سے ثابت کریں گے۔قارئین کرام غور فرمائیں کس قدر لچر ولغو اعتراضات ہے ان سب کے جواب ہم مفسرین کرام احادیث رسولﷺ اور صحابہ کرامؓ کے حوالے سے دے رہے ہیں مگر فریق مخالف اپنے اعلحضرت کے دفاع میں اب تک ان کے ترجمہ پر کوئی ایک حوالہ پیش نہ کرسکا۔۔محض چیخ چلا کر گستاخ رسولﷺ کہہ کر لوگوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی جارہی ہے جو ان کا پرانا وطیرہ ہے۔

قارئین کرام ہم نے وقت کی تنگی کی بناء پر انتہائی اختصار کے ساتھ طالب علمانہ تبصرہ پیش کیا ہے۔۔بریلوی حضرات سے درخواست ہے کہ وہ ناپک پر رہیں اور کتابیں چھپانا بند کریں اگر ان کے نزدیک کتابیں ہی بھیجنا مناظرہ ہے کہ ہر بات کے جواب میں کتاب بھجوادو تو اس وقت ہمارے پاس بھی اس موضوع پر بہت سی کتابیں ہیں اس وقت صرف ایک کا نام لوں گا ''برصغیر میں قرآن فہمی کا تنقیدی جائزہ'' جو 824 صفحات پر مشتمل ہے اگر بریلوی حضرات کہیں تو یہ کتاب بھجوادیں لیکن یاد رکھیں میرے اتنے مختصر آرٹیکل پر ان کی حالت بری ہوگئی تو اس پوری کتاب کے بعد ان کا کیا حشر ہوگا۔باقی جو دیگر مترجمین کے ساتھ تقابلی جائزہ پیش کیا ہے ان میں سے اکثر کے ساتھ ہمیں بھی اتفاق نہیں اس لئے نہ تو وہ میں نے دیکھا نہ ان کا جواب دیا ہاں البتہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی صاحبؒ کا ترجمہ اس وقت فقیر کے پاس نہیں ہے میں نے منگوایا ہے ایک دو دن میں مل جائے گا پھر انشاء اللہ اس کا جواب بھی دے دیا جائے لیکن انصاف یہ ہے کہ اب جواب دینے کی ضرورت بھی نہیں آپ خود دیکھ لیں انھوں نے جو بھی اعتراض کئے وہ بالکل لغو وفضول۔۔یہی حال ان کے باقی اعتراضات کا ہے ہمیں کبھی موقع ملا تو اس پر تفصیل سے عرض کریں گے۔اگر بریلوی حضرات بعض نہ آئے تو پھر مجبوراً ہمیں الحمد سے لیکر پورے قرآن تک کا تقابلی جائزہ پیش کرنا ہوگا۔

﴿نوٹ﴾: کچھ اہم چیزیں رہ گئی ہیں وہ انشاء اللہ ہم میرٹھی صاحبؒ کے ترجمہ کے ساتھ پیش کریں گے۔

دعا کی درخواست

خاکپائے اہلسنت والجماعت حنفی دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بڑ ہیچ قبیلے کے خان جی کو بھی صراط مستقیم کا پتہ نہیں

بجواب

دیوبندیوں کو صراط مستقیم کا بھی پتہ نہیں

ساجد خان حنفی

قارئین کرام جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ فقیر نے کافی عرصہ پہلے ایک مضمون **"ترجمہ کنز الایمان کا تعاقب ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ"** لکھا تھا جسے بہت سے حضرات نے پسند فرمایا اور اس مضمون کے بدولت بریلویوں نے غلو کی حد تک کنز الایمان کی مدائح سرائی کی تھی وہ سب غبارے کی ہوا کی طرح فضاء میں تحلیل ہوگئی بریلویوں کا اس مضمون سے پریشان ہونا ایک فطرتی بات ہے لہٰذا انھوں نے اپنی خفت مٹانے کیلئے بعد میں بطور جواب ڈاکٹر مجیب اللہ صاحب کا ایک مقالہ بھی بھیجا اور الحمد للہ فقیر نے اس نام نہاد مقالہ کا جواب بھی لکھا۔ کچھ عرصہ پہلے چند دوستوں نے کچھ صفحات بھیجے کہ بریلوی اس کو پھیلا رہے ہیں اور آپ سے جواب لکھنے کی استدعا اس لئے کر رہے ہیں کہ ایک تو اس موضوع پر پہلے سے آپ کا کافی کام موجود ہے دوسرا جو بندہ اسے نیٹ پر لایا ہے اور کئی مواقعوں پر خاص کر نور و بشر اور علم غیب پر آپ کے ہاتھوں عبرت ناک شکستوں کا سامنا کر چکا ہے اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ یہ ذلت بھی ان کی آپ ہی کے ہاتھوں سے لکھی جائے۔

ہم موصوف کی مزید مٹی خراب کرنے کیلئے یہاں ان کا نام نہیں لکھ رہے ہیں اور ویسے بھی میری معلومات کے مطابق انھوں نے بار بار اہلحق کے سامنے ذلیل ہونے کے بعد یہ اعلان کیا ہے (ایک فورم پر) کہ وہ چونکہ عالم نہیں اس لئے اب مزید کسی بحث ومباحثہ میں حصہ نہیں لیں گے۔۔ بہر حال اس دانشمندانہ فیصلہ پر آپ ان کو مبارکباد دیتے ہیں کہ شام کا بھولا اگر صبح گھر آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔

قارئین کرام یہ بات یاد رکھیں کہ اپنے اکابرین کی تعریف کرنا یا ان کی مدح سرائی کرنا کوئی عیب کی بات یا بری بات نہیں ہے۔۔ ہر ایک آدمی کو اس کا حق ہے۔ مگر بریلوی حضرات کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ وہ ہر معاملہ میں مولوی احمد رضا خان کا تقابل پوری امت سے کروا دیتے ہیں اور پوری امت کے اکابرین پر طعن وتشنیع کر کے اپنے خان صاحب کو درست ثابت کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں بھی اصل صورتحال کو واضح کرنے کیلئے قلم اٹھانا پڑتا ہے۔ اب دیکھیں کنز الایمان کے محاسن لکھنا کوئی بری بات نہیں۔۔ مگر یہ کیا کہ پوری امت کے ساتھ تقابل شروع کر دیا جائے کہ ہائے ہائے اس نے گستاخی کر دی۔۔ اس کا ترجمہ غلط تھا۔۔۔ اس نے مقام رسول ﷺ کا لحاظ نہیں کیا۔۔ اور ہمارے اعلحضرت نے تو کمال کر دیا۔۔ اس طرح کی صورتحال سامنے آجانے پر ہمیں مجبوراً قلم اٹھانا پڑتا ہے۔۔ لہٰذا ہماری اس قسم کی تنقیدات کا سبب بھی خود بریلوی ہی ہوتے ہیں۔۔ اس لئے بریلویوں سے ہماری درخواست ہے کہ مولوی احمد رضا خان تو اب اس دنیا میں نہ رہے خدا را مرنے کے بعد تو ان کو چھوڑ دو اور اس طرح جگہ جگہ ان کو ذلیل نہ کرواؤ۔

﴿جواب﴾: اب تک جب بھی فقیر کو رضاخانیوں کے ساتھ بات کرنے کا موقع ملا اس سے ایک بات بالکل روشن ہوگئی ہے کہ بریلوی آدمی کبھی بھی حق سمجھنے کیلئے آپس سے بحث نہیں کرے گا بلکہ اس کا مقصد صرف بحث برائے بحث ہوتا ہے اس لئے آج کل کی تحاریر میں فقیر کا زیادہ تر معلوم یہی ہوتا ہے کہ زیادہ تحقیقی بات کرنے کے بجائے الزامی جوابات دئے جائیں کہ ان کا منہ اسی طرح بند کیا جا سکتا ہے ان کے سامنے تحقیقی بات کرنا گویا کوڑے پر موتی

بکھیرنا ہے۔۔اس لئے اس جواب میں بھی ہم خود بریلویوں کو ان کے کنز الایمان کی سیر کروائیں گے۔

قارئین کرام ہم آپ کو خود کنز الایمان سے دکھاتے ہیں کہ مولوی احمد رضا خان نے "**ہدایت**" کے معنی "**راستہ دکھانے**" کے ہی کئے ہیں اور غضب خدا کا کہ جو آیات انبیاء علیھم السلام کی شان میں ہیں ان کے بارے میں یہ ترجمہ کیا ہے ملاحظہ ہو۔

كُلًّا هَدَيْنَا وَ نُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَ مُوسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿سورہ انعام، ۸۵﴾

ان سب کو ہم نے راہ دکھائی اور ان سے پہلے نوح کو راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے داود اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو۔

(ترجمہ خان صاحب)

آگے انبیاء کرام کے اسمائے گرامی ذکر فرما کر ارشاد ہوا

وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

اور ہم نے انھیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی (خان صاحب)

آپ غور فرمائیں و **هديناهم الى صراط مستقيم** اور **اهدنا الصراط المستقيم** کتنے ملتے جلتے کلمات ہیں۔مداحان کنز الایمان بتلائیں کہ کیا انبیاء کرام کو اللہ تعالی نے فقط سیدھی راہ دکھلائی تھی یا ان کو راہ ہدایت پر چلایا بھی تھا۔۔؟؟۔یہی نہیں بلکہ خان صاحب نے جابجا انبیاء کرام علیھم السلام کے بارے میں راہ دکھانے کا ترجمہ کیا ہے۔ملاحظہ ہو:

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ربانی کا یہ ترجمہ کیا ہے:

اِجْتَبٰهُ وَهَدٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿سورہ نحل، ۱۲۱﴾

اللہ تعالی نے اسے چن لیا اور اسے سیدھی راہ دکھائی

حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد کا ترجمہ کیا:

حضرت آدم علیہ السلام کو قرب خاص حاصل نہ تھا۔۔؟؟

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿سورہ طہٰ، ۱۲۲﴾

پھر اس کے رب نے چن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائی اور اپنے **قرب خاص** کی راہ دکھائی

حضرت سیدنا علیہ السلام کو قرب خاص حاصل تھا نہ یہ کہ انھیں فقط راہ دکھائی ،مگر خان صاحب فرماتے ہیں کہ بس صرف راہ دکھائی تھی۔اور یہ **قرب خاص** کون سے لفظ کا ترجمہ ہے ذرا وضاحت فرمادیں۔۔؟؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ربانی کا ترجمہ کرتے ہیں کہ:

اَلَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿سورہ شعراء، ۷۸﴾

جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ مجھے راہ دے گا

بریلوی ہمیں بتائے کہ اس ترجمہ میں ان کو یہ باریک بینی کیوں یاد نہ آئی۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟ یعنی گویا معاذ اللہ اب تک راہ دکھائی بھی نہیں اور دی بھی نہیں،اب دے گا۔

سیدنا موسیٰ و ہارون علیھما السلام کے بارے میں ارشاد کا ترجمہ کیا

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿سورہ صافات، ۱۱۸﴾

اور ان کو سیدھی راہ دکھائی

دیگر انبیاء کرام کے بارے میں ارشاد ربانی کا ترجمہ کیا:

وَقَدْهَدَانَا سُبُلَنَا ﴿سورہ ابراہیم ،۱۲﴾

اس نے ہماری راہیں ہمیں دکھادیں ۔

ان سب کو تو چھوڑئے خود آقائے نامدار علیہ صلی اللہ سے جو ارشاد فرمایا گیا اس کا ترجمہ بھی دیکھ لیجئے

قُلْ اِنَّنِیْ هَدَانِیْ رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿سورہ انعام ،۱۶۱﴾

تم فرماؤ! بے شک مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی

بڑ ہیچ قبیلے کا خان جی سب سے بڑا گستاخ ہے

اب ہم سوال کرتے ہیں مداحین کنز الایمان سے اور دیگر اہلسنت کے تراجم پر زبان درازی کرنے والوں سے کہ کیا وجہ ہے کہ خان صاحب اپنے لئے تو **"راستہ چلانا"** مراد لیں اس لئے کہ سیدھے رستہ تو انھوں نے دیکھ لیا تھا ۔۔اور انبیاء کرام علیھم السلام کیلئے **راستہ دکھانا** مراد لے رہے ہیں ۔

بتائے کیا وجہ ہے کہ اس وقت ان کے پیش نظر یہ باریک بینی نہ تھی یا جان بوجھ کر انھوں نے یہ ترجمہ کیا؟؟؟ ۔۔اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ مقام رسالت سے ناواقف تھے اور بہت بڑے گستاخی انبیاء ورسل بلکہ فخر رسولاں علیھم الصلوۃ السلام تھے ۔کیونکہ بریلوی عالموں کے یہاں فیصلے اسی زبان میں ہوتے ہیں ۔

معترض کیا خیانت :

یہ بات بھی یاد رہے کہ اس آیت مبارکہ کے ترجمے میں سب سے پہلے حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی نے **"چلا ہم کو راہ"** کا ترجمہ کیا ۔لہذا اس ترجمہ کو اعلحضرت کی فضیلت میں ذکر کرنا اور حضرت شاہ صاحب کا نام نہ لینا بدترین خیانت ہے ۔جس پر رضا خانیوں کو ڈوب مرجانا چاہئے ۔

خاکپائے اہلسنت والجماعت دیوبند احناف

www.ahlehaq.com

www.haqforum.com

www.youtube.com/deobanddefender